طلاق ثلاثہ فی مجلسین

اور

نکاح ثانی

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس کے بارے میں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں دو طلاقیں دیں بعد میں اسی ماہ رجوع کر لیا دوبارہ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد ایک مجلس میں تین طلاقیں دیں ہیں - جس کا عرصہ تین ماہ ہو چکے ہیں - وہ آدمی اپنی بیوی سے رجوع کرنا چاہتا ہے - قرآن وسنت کی روشنی میں فتوی صادر فرمایا جائے

۲۸ - ۹ - ۱۹۸۸

الجواب بعون الوهاب ومنه الصدق والصواب - بشرط صحت سوال صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ عندالاحناف تو طلاق مغلظہ بائنہ واقع ہو چکی ہے اب حلالہ کے بغیر کوئی چارہ نہیں جیسا کہ کتب احناف میں یہ فتوی باصرح تصریح موجود ہے - مگر قرآن اور احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلہ غیر معلل ولاشاذ کے مطابق علماء شریعت غراء بیضاء و سمحاء کے نزدیک صرف دو رجعی طلاقیں واقع ہوئی ہیں - کیونکہ یکجائی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق شرعا متصور ہوتی ہے چنانچہ قرآن مجید میں ہے " **الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان** - سورہ البقرہ ۲۲۹ - کہ رجعی طلاق دو مرتبہ ہے پھر یا تو معروف کے مطابق بیوی کو آباد رکھنا ہے - یا پھر اچھے طریقہ کے ساتھ اسے رخصت کر دینا ہے - قابل غور بات یہ ہے کہ اللہ تعالی نے الطلاق مرتان کہا ہے - الطلاق طلاقتان نہیں کہا - لہذا معلوم ہوا کہ طلاق وقفہ وقفہ کے بعد دینی چاہئے - کیونکہ " مرتان " مرۃ کا تثنیہ ہے - جس کا معنی ایک مجلس یا ایک دفعہ ہے یا ایک وقت ہے چنانچہ قرآن مجید میں ہے - **یاایھاالذین امنوالیستاذنکم الذین ملکت ایمانکم والذین لم یبلغواالحلم منکم ثلاث مرات من قبل صلواۃ الفجر وحین تضعون ثیابکم من الظھیرۃ ومن بعد صلوۃالعشاء ثلث عورات لکم** - النور ۵۸- کہ ایمان والو - تمہارے غلام لونڈی اور نا بالغ لڑکے لڑکیاں تمہارے پاس آنے کے لئے تین وقتوں

میں اجازت لیا کریں - ایک تو نماز فجر سے پہلے ' دوسرے دوپہر کو جب تم آرام کے لئے کپڑے اتار رکھتے ہو - اور نماز عشاء کے بعد - یہ تین وقت تمہاری بے پردگی کے وقت ہیں -

لہذا اس آیت شریفہ کی روشنی میں معلوم ہوا - " مرتان " دو مجلسیں ہیں دو طلاقیں ہرگز نہیں -

اب احادیث صحیحہ ملا حظہ فرماویں -

(1) عن ابن عباس قال كان الطلاق على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وابى بكروسنتين من خلافه عمربن الخطاب طلاق الثلاث واحدة - صحيح مسلم - كتاب الطلاق جلد صفحه ۴۷۷ - کہ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سے لے کر حضرت عمر فاروق کے ابتدائی دو سالوں تک یکجائی تین طلاقیں ایک طلاق شمار ہوتی تھی -

(2)عن ابن عباس عن ركانه انه طلق امراته ثلاثافى مجلس واحد فحزن عليها حزنا شديدا فسأله النبى صلى الله عليه وسلم كيف طلقتها ؟ قال طلقتها ثلاثافى مجلس واحد فقال انما تلك واحده فلر تجعها ان شئت - اخرجه احمد وابو يعلى وصححه - فتح البارى شرح صحيح البخارى جلد ۹صفحه ۳۱۵ و ۳۱۶ ونيل الاوطار جلد ۶صفحه ۲۶۱ و ۲۴۳ -

کہ حضرت رکانہ صحابی ایک ہی مجلس میں اپنی بیوی کو اکھٹی تین طلاقیں دے کر بہت ہی غمناک ہوئے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دریافت کرنے پر عرض کیا کہ حضرت ایک ہی مجلس میں اکھٹی تین طلاقیں دے بیٹھا ہوں - تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو ایک رجعی طلاق واقع ہوئی ہے - تم رجوع کر سکتے ہو -

(3) ہزاروں صحابہ کا مذہب -

ان احادیث صحیحہ یک وجہ سے ہزاروں صحابہ کرام حضرت علی حضرت زبیر حضرت عبدالرحمن بن عوف - حضرت ابو موسی اشعری عنہم کا یہی مذہب اور فتوی تھا - **وهذا حال كل صحابى من عهد الصديق الى ثلاث سنين من خلافه عمر بن الخطاب وهم يزيدون**

على الألف قطعا - التعليق المغني جلد ۴ صفحه ۲۲۷ -

(4) امام ابوحنیفہ کا مذہب - ایک قول کے مطابق امام ابوحنیفہ کا بھی یہی مذہب تھا - وحكاه محمد بن مقاتل الرازی من اصحاب ابی حنیفه وهو احد القولين فی مذهب ابی حنیفه التعليق المغنی - جلد ۴ صفحه ۲۲۵ -

(5) امام مالک کا مذہب - وبعض صحابہ کرامؓ - امام ابن حزم ظاہری واتباعہ' بعض حنابلہ خصوصا شیخ الاسلام ابن تیمیہ و تلمیذہ ابن القیم اور پھر ایک قول کے مطابق امام مالک کا بھی یہی مذہب تھا عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ جلد ۲ صفحہ

(6) بہت سے حنفی مفتیوں کا فتوی - ۱۹۷۳ میں انڈیا کے شہر احمد آباد میں مفتی عتیق الرحمن عثمانی دیوبندی کی صدارت میں اس مسئلہ پر ایک سیمینار منعقد ہوا تھا - اس سیمینار کے مندوبین نے بالاتفاق یہ رائے قائم کی ھے کہ مجلس واحد کی تین طلاقوں کو ایک رجعی طلاق قرار دینا زیادہ ارجح ھے - ملاحظہ ہو کتاب ایک مجلس کی تین طلاق -

(7) علامہ کرم شاہ ازھری بھیروی بریلوی کا ایک رسالہ فکر ونظر اس موضوع پر ھے موصوف نے اپنے اس رسالہ میں علماء مصر کی پیروی میں مفصل بحث کے بعد کہا ھے کہ میری رائے میں تین طلاقوں کو ایک رجعی طلاق قرار دینا ارجح یعنی زیادہ صحیح ھے -

ملاحظہ ہو کتاب ایک مجلس کی تین طلاق صفحہ ۲۳۷

(8) شیخ الکل سید نذیر حسین محدث دھلوی - شیخ الاسلام ثناء اللہ امر تسری اور دوسرے اہل حدیث اکابر مفتیان کرام کا بھی یہی فتوی ھے - ملاحظہ ہو فتاوی نذیریہ جلد ۳ وفتاوی ثنائیہ جلد ۲ -

ان احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلہ' ہزاروں صحابہ کرامؓ ایک ایک قول کے مطابق امام ابوحنیفہ - امام مالک - شیخ الاسلام ابن تیمیہ - ابن قیم کے مطابق صورت مسئولہ میں صرف دو رجعی طلاقیں واقع ہوئی ہیں - پہلی کے بعد گو اندر عدت رجوع کر لیا تھا - مگر وہ شمار ہو چکی ھے اور اس رجوع اور ملاپ کے کچھ عرصہ بعد پھر تین طلاقیں ایک ہی مجلس میں دے ڈالیں - لہذا مذکورہ قرآنی واحادیثی دلائل کے مطابق یہ بھی ایک رجعی طلاق متصور ہوئی -

لہٰذا اب طلاق دہندہ دو رجعی طلاقیں دے چکا ہے اور سوالنامہ کی تصریح اور خط کشیدہ عبارت کے مطابق اس دوسری طلاق کو تین ماہ گزر چکے ہیں - لہٰذا جس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ عدت گزر چکی ہے کیونکہ خالی گود عورت کی عدت زیادہ سے زیادہ تین حیض یا تین ماہ ہی ہوتی ہے - لہٰذا نکاح سابق بوجہ عدت کے پورا ہو جانے کے ٹوٹ چکا ہے اس لئے اب رجوع کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہو گا - مگر چونکہ " یہ دوسری طلاق بھی رجعی ہے - لہٰذا طلاق دہندہ اپنی اس مطلقہ بیوی سے شرعاً نکاح ثانی کر سکتا ہے - جیسا کہ قرآن مجید میں ہے - **واذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فلا تعضلوهن ان ينكحن ازواجهن اذا تراضوا بينهم بالمعروف - الخ** - سورہ بقرہ ۲۳۲ - کہ جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دے بیٹھو اور پھر ان کی عدت گزر جائے - تو ان کو اپنے سابقہ شوہروں کے ساتھ دوبارہ نکاح کر لینے سے مت روکو - جب وہ آپس میں معروف کے ساتھ راضی ہو جائیں - امام ابن جریر لکھتے ہیں -

واخرج ابن جرير وابن المنذر عن ابن عباس قال نزلت هذه الايه فى الرجل يطلق امراته طلقه اوطلقتين لتنقضى عدتها ثم يبدوله تزويجها وان يراجعها وتريد المراة ذالک فمنعها وليها من ذالک فنهى الله ان يمنعوها -

تفسير فتح القدير جلد ا صفحه ۲۴۴ -

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت مقدسہ ایسے آدمی کے حق میں نازل ہوئی ہے جو ایک رجعی طلاق یا دو رجعی طلاقیں دینے کے بعد اپنی مطلقہ بیوی کے ساتھ بعد از عدت دوبارہ نکاح کرنا چاہے اور مطلقہ بیوی بھی تیار ہو مگر اس عورت کے اولیاء رکاوٹ ڈال رہے ہوں - تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت شریفہ میں رکاوٹ ڈالنے والے ولیوں کو رکاوٹ سے منع کر دیا ہے - لہٰذا مسلمان کی حیثیت سے قرآن مجید پر عمل کرنا ضروری ہے -

فیصلہ

مذکورہ بالا آیات واحادیث صحیحہ اور فقہاء اسلام اور ہزاروں صحابہ کرام کے فتویٰ اور مذہب کے مطابق صرف دو رجعی طلاقیں شرعاً واقع ہوئی ہیں - مگر چونکہ عدت گزر چکی ہے

لہٰذا اب نکاح ٹوٹ چکا ہے ۔ تاہم اب طلاق دہندہ مولوی عبد الرحمان خان ۔ ساکن گلی نمبر 7 کھوکھر ٹاؤن اپنی مطلقہ رجعیہ سے نکاح ثانی کرنے کا شرعاً مجاز اور مستحق ہے ۔ حلالہ کی قطعاً ضرورت نہیں ۔ ویسے بھی حلالہ کرنا کروانا ایک لعنتی کام ہے ۔ فتوی کسی قانونی سقم کا ہرگز ذمہ دار نہ ہو گا ۔ **'ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب**

الیوم ۲ ۔ ۹ ۔ ۱۹۸۸

کتبہ

محمد عبداللہ خان عفیف

صدر مدرس دار الحدیث چینیا نوالی لاہور ۔